www.emarsiya.com

در حال جنابِ زینبؑ سلام اللہ علیہا

خدا کے دیں کے لئے لاجواب ہیں زینبؑ
جو دیکھا حق کے ولی نے وہ خواب ہیں زینبؑ
جہاں میں علم و عمل کی کتاب ہیں زینبؑ
غرور و کفر کی خاطر عذاب ہیں زینبؑ
بنی ہیں دینِ الٰہی کی ابتدا زینبؑ
قسم خدا کی بنیں آپ انتہا زینبؑ

رسولؐ و حیدرؑ و زہراؑ کی یادگار ہیں آپ
حسینی صبر و تحمل کی تاجدار ہیں آپ
خدا گواہ بہتّر کی سوگوار ہیں آپ
شہادتِ شہِ والا میں حصّہ دار ہیں آپ
شباب پر جو تھا اس کفر کو مسل ڈالا
یزیدیت کا محل آہوں سے کچل ڈالا

یزید جو نہ مٹا پایا وہ اصول ہیں آپ
جو ٹوٹ کر بھی نہ مرجھایا ایسا پھول ہیں آپ
شجاع جیسے علیؑ صبر میں بتولؑ ہیں آپ
برائے دین نبیؐ سیرتِ رسولؐ ہیں آپ
خدا کو اور خدائی کو ناز ہے زینبؑ
نہیں عیاں کہیں راز و نیاز ہیں زینبؑ

ہیں رازِ کرب و بلا میں بہ مرضیٔ غفّار
عیاں ہیں شامیوں میں مثلِ حیدرِ کرّار
کہیں پہ سامنے آتے ہیں عابدؑ بیمار
کہیں پہ خود ہوئیں رانڈوں کی قافلہ سالار
غرض کہ واقعۂ کربلا دکھا کے رہیں
جو اصل تھا وہ رہا نقل کو مٹا کے رہیں

www.emarsiya.com

سلام آپ پہ اے بنتِ فاتحِ خیبر — کیا ہے آپ نے احساں گناہگاروں پر
ہمارے پردے پہ کس نے نثار کی چادر — چھپایا بالوں سے شہزادی چہرۂ انور
ہمارے واسطے قیدی ہوئیں اسیر ہوئیں
ہر اک بلا و مصیبت میں دستگیر ہوئیں

نبی کو روئیں ہیں زخمِ سرِ پدر دیکھا — جہاں سے فاطمہ زہراؑ کا بھی سفر دیکھا
حسنؑ کا زہر سے ٹکڑے ہوا جگر دیکھا — سرِ حسینؑ کو نیزے پہ جلوہ گر دیکھا
رلانے کو غمِ اکبرؑ تھا عمر بھر کے لئے
جگر میں درد تھا عباسؑ نامور کے لئے

حبیب اور حُرؑ ذی وقار کو روئیں — کبھی حسنؑ کے دُرِ شاہوار کو روئیں
جو بے زبان تھا اس شیر خوار کو روئیں — حسینؑ امام کے ہر جاں نثار کو روئیں
جو رن سے عونؑ و محمدؑ کی لاشیں آنے لگیں
تو آپ سجدۂ خالق میں سر جھکانے لگیں

زمینِ گرم پہ افسوس پھول جیسے بدن — ہوا نصیب نہ چالیس روز غسل و کفن
خزاں کی نذر ہوا دشت میں نبیؐ کا چمن — برائے بخششِ امت اٹھائے تھے یہ محن
چھری کی چھاؤں میں حق کے فدائی کو دیکھا
شہید ہوتے ہوئے اپنے بھائی کو دیکھا

ستم شعاروں نے افسوس یہ ستم ڈھائے — لحد میں کیسے نبیؐ و علیؑ کو چین آئے
یہ سانحہ دلِ زہراؑ کو کیوں نہ تڑپائے — حسینؑ اب نہیں زینبؑ کو کون سمجھائے
اسیرِ دستِ ستمگار موردِ آلام
جنابِ زینبؑ دلگیر پر ہزاروں سلام

www.emarsiya.com

لکھا ہے آئے مدینہ جو شہ کے ماتم دار — بچے تھے مردوں میں بس ایک عابدؑ بیمار
نہ پوچھو اہلِ عزا حال زینبؑ ناچار — یہی تھیں دکھ زدہ رانڈوں کی مونس و غمخوار
مگر نہ خود کے دلِ ناتواں کو چین ملا
تمام داغوں میں داغ غمِ حسینؑ ملا

نہ جانے کیسے گذرتے تھے زیست کے ایام — نہ دن کو چین میسّر نہ رات کو آرام
سوائے گریہ وزاری نہ اور بچا کوئی کام — نہ زندگی کی تمنّا نہ فکرِ آب وطعام
کسی خوشی سے سروکار تھا نہ راحت سے
غرض تھی رونے سے یا کام تھا عبادت سے

سروں پہ رانڈوں کے سجاد کا تھا اک سایہ — لعیں نے پھر سے گرفتار ان کو کروایا
یہ سن کے زینبؑ مضطر نے رو کے فرمایا — نہ گھر سے جائے گا تنہا حسینؑ کا جایا
غرض کی ہو گئیں آمادۂ سفر زینبؑ
اجل پکاری نہ آئیں گی لوٹ کر زینبؑ

غرض کہ شام کے اک باغ میں جو ہو گئی شب — جہاں کہ پچھلے سفر میں رکے تھے دشمنِ رب
اور اس کے نخل میں باندھا تھا فرقِ شاہِ عرب — اسی سے لپٹی ہوئی بین کرتی تھیں زینبؑ
کلیجہ پھٹتا ہے دردِ غمِ جدائی ہے
بہن کو شام میں تقدیر لے کے آئی ہے

تمہارے بعد ہوئے بھائی جاں یہ ہم پہ ستم — برہنہ سر سرِ بازار لے گئے اظلم
چھلے تھے بیڑیوں سے پائے عابدِ پُرغم — نہ کوئی پوچھنے والا نہ مونس و ہمدم
اٹھائیں قید کی کیا کیا نہ سختیاں بھائی
لگائیں شمر نے بچّی کو سیلیاں بھائی

www.emarsiya.com

سنا یہ ہے کہ ستم باغباں نے ڈھایا تھا   قریب میلچہ ہاتھوں میں لے کے آیا تھا
وہ پشتِ زینبِؑ ناشاد پر لگایا تھا   مزار میں شہِ مظلوم کو رلایا تھا
یہ روح وجانِ دل فاطمہؑ کا حال ہوا
تڑپ تڑپ کے اسی جا پہ انتقال ہوا

کرو غریبیٔ سجادؑ اب خیال ذرا   مسافرت کی اجل اور یکہ و تنہا
جنازے پر نہ کوئی اور تھا بجز فضہؑ   تمام دفن کا عابدؑ نے انتظام کیا
کلیجہ پھٹتا تھا سرورؑ کی یاد آتی تھی
یہ وہ گھڑی تھی کہ اکبرؑ کی یاد آتی تھی

حیات ہوتے جو زینبؑ کے دو لختِ جگر   قرار آتا نہ فرقت میں ماں کی پیٹتے سر
گلے لگا کے بہت روتے شکلِ پیغمبرؐ   تڑپتے لاشۂ زخمی پہ قاسمؑ مضطر
جنازہ دیکھ کے عباسؑ نوحہ گر ہوتے
بہن کا سوگ تھا بھائی برہنہ سر ہوتے

اٹھاؤ تم بھی عزادارِ شاہِ دیں تابوت   اٹھاتا ہے شہِ بیکس کا جانشیں تابوت
ہے یہ غریب کا بیکس کا بالیقیں تابوت   رکھو بہت ہی ادب سے تہِ زمیں تابوت
وداعِ دخترِ مشکل کشا ہے خاک اڑاؤ
یہ شاہزادی کا تابوت ہے سروں پہ اٹھاؤ

کہو یہ رو کے غریب الوطن خدا حافظ   شہیدِ ناز کی بیکس بہن خدا حافظ
غریب بیکس و رنجور تن خدا حافظ   بلا نصیب اسیرِ محن خدا حافظ
بہاؤ اشک رسولِ خداؐ کو پرسہ دو
علیؑ کو پرسہ دو اور فاطمہؑ کو پرسہ دو

www.emarsiya.com

یہ عرض کرتی ہے پروین زینبؑ مضطر پئے خداو نبیؐ بہرِ فاطمہؑ حیدرؑ
برائے حضرتِ شبیرؑ اور پئے شبرؑ کرم ہو بہر علمدار و اکبرؑ و اصغرؑ
تمام خوشیوں سے لبریز جام ہو جائے
نظر نواز ہمارا کلام ہو جائے

قطعات

اگر ہم کو ان سے محبت نہ ہوتی
تو ظاہر ہے تم سے بھی نفرت نہ ہوتی
پرکھتا کوئی کیسے ایماں تمہارے
جو قائم ابھی تک امامت نہ ہوتی

جو گردِ کفِ پا اُڑے آنکھوں سے لگانا
پھر بادِ صبا ان کو یہ پیغام سنانا
در پردہ رہیں عاشق و معشوق کی باتیں
پوچھے جو کوئی راز تو ہرگز نہ بتانا